(قسط ۴۲) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۷۱ء۔۷۲ء/ ۱۳۹۰ھ۔۱۳۹۱ھ کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزّہ واقارب' اہل محلّہ وگردوپیش اورملکی وبین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال وواقعات درج فرماتے۔آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

مرزائیت کا شجرہ خبیثہ اوراس سلسلہ میں علامہ اقبال کے افادات

مرزائیت وقادیانیت کا دجل وفریب طشت ازبام کرنے کے لئے تقریباً ایک صدی تک علماء وصلحاء امت نے طویل کوششیں کیں، تقسیم برصغیر سے قبل کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے اوراس کے بعد ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں علماء ودیندار عوام کا پابن سلاسل ہوکر سخت سزاؤں کا کاٹنا۔۷۱ء کی اسمبلی تشکیل پائی تو اس میں چند علماء کرام نے منتخب ہوکر اس آواز کو بانگ دہل لگا کر انگریز کا خود کاشتہ پودا قادیانی غیر مسلم ہیں،اسے پورے دلائل کے ساتھ ثابت کرنے کی کوششیں کیں،حضرت عم محترم نے اس زمانہ میں ماہنامہ 'الحق' میں اس مسئلہ کو اٹھا کر دنیا کے سامنے پیش کیا، بعد میں اسمبلی میں جو محضر نامہ مولانا مفتی محمود کی طرف سے پیش کیا گیا اس میں قادیانیوں کی سیاسی گرفت کا حصہ ان ہی کے قلم سے لکھا گیا تھا، یہاں صرف دو دارتی شذرات جو الحق میں شائع ہوئے پیش ہیں:

اس وقت مرزائیت کا فتنہ جس انداز میں مسلمانوں اور بقایا پاکستان کے لئے خطرہ کا الارم بنا ہوا

ہے۔اس شجرہ خبیثہ کے ہاتھوں مستقل میں جوخطرات پاکستان کو درپیش آسکتے ہیں ہم اس پر بہت کچھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں بہت سے درون خانہ اسرار و رموز کا علم ہے۔ اگر خدا نے اس بے بس ملک پر خاص نگاہ کرم نہ فرمائی تو سازشوں کے شکار ہونے کا خطرہ یقین سے بدل سکتا ہے۔ دفاعی نقطہ نظر سے ہم دن بدن ان لوگوں کے رہین منت بنتے جا رہے ہیں جو عقیدتاً جہاد کو حرام سمجھتے اور اس ملک کے باشندوں کو قطعی کافر سمجھتے ہیں، اقتصادیات میں ان کے عمل دخل کے نتیجہ میں ملک دو ٹکڑے ہوا۔ ایم ایم احمد ہی کی وجہ سے دونوں صوبوں کے درمیان نفرت کی خلیج بڑھتی رہی۔ معاشی لحاظ سے ملک دیوالیہ ہوا۔ سیاسی عیاریوں کی یہ حالت کہ ایک طرف استعماری اور سامراجی اغراض کی خاطر ہمیں کاسۂ گدائی لیکر یورپ کی دریوزہ گری پر مجبور کر دیا گیا، ملک پر اربوں روپے کا بوجھ لدتا چلا گیا۔ دوسری طرف چینی سفیر بذات خود ربوہ کی یاترا کرنے جا رہا ہے۔

روس کا فرسٹ سیکرٹری خفیہ طور پر ربوہ جا چکا ہے۔ خلیفہ سے خفیہ مذاکرات ہو رہے ہیں۔ مگر پریس میں نہ تو اس بارہ میں کوئی خبر شائع ہوتی ہے، نہ مرزائی اسے مصلحتاً ظاہر کرنے دیتے ہیں، جبکہ چین آزادی اور حریت کا دعویدار ہے اور ربوہ سامراجی اور صہیونی سازشوں کا اڈہ۔ باخبر لوگ اس اجتماع ضدین پر محو حیرت ہیں کیا یہ سب کچھ زیر زمین کسی سازش کی غمازی نہیں کرتا حکومت ان سب باتوں سے باخبر ہوگی مگر نوٹس تو کیا باہمی عہد و پیمان کا سلوک ہے کہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے ارکان مرزائیت کو کفر سے بچانے کے لئے اسمبلی میں ایڑی چوٹی کا زور لگانا چاہتے ہیں۔ ادھر مرزائی کن کن طریقوں سے اس احسان کا صلہ چکائیں گے؟ اخبارات میں آچکا ہے کہ لائل پور کے انتخاب میں پیپلز پارٹی کے افضل رندھاوا کے حق میں بوگس ووٹ بھگتانے لے لئے ربوہ سے بھاری تعداد مین عورتیں آئی تھیں۔ (جنگ یکم جنون ۱۹۷۲ء) ان عورتوں کو ایک عورت کے مقابلہ میں پی پی پی کے نمائندہ سے دلچسپی تھی تو کیوں؟ یہ سب باتیں قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہیں اور ملت مسلمہ کے شجرۂ طوبیٰ کیلئے یہ آکاش بیل دن بدن خطرہ ہلاکت بنتا جا رہا ہے ایسے حالات میں اگر اسلام اور کفر کے درمیان حد فاصل کھینچنے کیلئے آئین میں مسلم کی واضح حیثیت ظاہر کرانے پر زور دیا جائے تو آئینی کمیٹی اور پورے ایوان کو بجائے مخالفت کے اس ملک کے مفاد میں اس کا خیر مقدم کرنا چاہیے مرزائیت اور اسلام کے الگ الگ تشخص آج کا مسئلہ نہیں ہمارے نقاد و بصیر مفکر علامہ اقبالؒ نے اس وقت بھی ان خطرات کو محسوس کر کے واضح طور پر مسلمان کی تعریف پر زور دیا تھا جبکہ

اس کی ہلاکت آفرینی اس حد تک نہیں پہنچی تھی۔علامہ اقبالؒ نے لکھا تھا کہ:

''اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کی حدود مقرر ہیں۔یعنی وحدت الوھیت پر ایمان، انبیاء پر ایمان اور رسول کریم کی ختم نبوت پر ایمان۔دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ کوئی فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں (حرف اقبال ص ۱۳۶)

اس دجل و تلبیس اور ملت کو اضطرابی کیفیت اور ارتیاب و نفاق کے خطرات سے نکالنے کا علاج بھی علامہ اقبالؒ نے ہی بتلا دیا تھا کہ:

''میرے سامنے قادیانیوں کے لئے صرف دوراہیں ہیں۔یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو پورے مفہوم کے ساتھ قبول کرلیں انکی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہوتا کہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں''۔(حرف اقبال ص ۱۳۷)

یہ مفادات اسی سے وابستہ ہیں کہ مرزائیت اسلام کے لئے دام ہمرنگ زمین بن کر مار آستین بتا رہے۔پھر کیا وہ اپنے الگ تشخص اور کسی انفرادی امتیاز کو قبول کر سکتے ہیں۔اس کا جواب دینے میں علامہ اقبالؒ نے کتنی حقیقت بینی کا ثبوت دیا کہ:

''ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔بانی تحریک نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار اپنی جماعت کا نیا امام مسلمانوں کے قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ تمام دنیائے اسلام کافر ہے۔یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں زیادہ دور ہیں جتنے سکھ ہندوؤں سے، کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں مگر وہ ہندو کے مندروں میں پوجا نہیں کرتے۔(ص ۱۳۷)

اس علیحدگی اور مقاطعت و متارکہ کے باوجود مرزائی ہم سے رواداری اور حسن ظن کی امید رکھتے ہیں۔وہ تو ہمیں کافر سمجھیں مگر ادھر سے اسلام کی تعریف کا مطالبہ بھی تفرقہ انگیزی اور شر پسندی ہوا ان دو

طرفہ مفادات کی آخر وہ ملت مسلمہ سے کس بنیاد پر توقع رکھتی ہے؟

کیا اس وجہ سے کہ اس نے مسلمانوں کی آبروئے دنیا و دین متاع اولین و آخرین روح کائنات سرور عالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ردائے ختم نبوت اور خلعت ختم المرسلینی پر ڈاکہ ڈالا اور ملت مسلمہ کی غیرت ایمانی کو مجروح کیا۔ کیا کسی ملت کے قلعہ وحدت کو پاش پاش کرنے کی جرأت کا اتنی فراخدلی سے صلہ دیا جا سکتا ہے جسکی مرزائیت ہم سے طلبگار ہے اور کیا حصار اسلام میں پے در پے نقب لگانے کے بعد بھی مرزائیت مسلمانوں کی کسی حکومت کی اتنی کرم فرمائیوں کی مستحق ہوسکتی ہے کہنے کو تو بہت کچھ ہے مگر اپنے بعض کرم فرماؤں کی آزردہ دلی کو ملحوظ رکھتے ہوئے آج کی یہ تقریب اقبالؒ ہی کے الفاظ پر ختم کر کے دوسری فرصت پر اٹھانا چاہتے ہیں۔

''میرے خیال میں قادیانی حکومت سے کبھی علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہیں کریں گے ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گذرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کر رہی ہے۔ کیونکہ وہ اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کا حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب پہنچا سکے حکومت نے ۱۹۱۹ء میں سکھوں کی طرف سے علیحدگی کے مطالبے کا انتظار نہ کیا اب وہ قادیانیوں سے ایسے مطالبے کا کیوں انتظار کر رہی ہے۔ص ۱۳۸۔

قادیانی جوکہ اسرائیلی اور یورپی اقوام کے آلہ کار ہیں ان کو اقلیت قرار دیا جائے

قادیانیت کی روز افزوں سرگرمیوں کی وجہ سے پاکستان کو جن خطرات کا سامنا ہے، پچھلے شمارہ میں ہم نے اس پر مختصراً روشنی ڈالی تھی۔ نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام میں ملت مسلمہ مرزائی سازشوں اور کوششوں کی وجہ سے افتراق و انتشار کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ ایک مستقل تحریک، مستقل مذہب، مستقل تشخص کی بناء پر اور پھر اپنے ماننے والوں کے سوا پورے عالم اسلام کو قطعی کافر، ملحد اور جہنمی سمجھنے کی وجہ سے، وقت کی اولین ضرورت ہے کہ اسے مسلمانوں سے قطعی الگ ایک اقلیتی فرقہ قرار دیدیا جائے اور ہر اسلامی ملک کے آئین میں ایک الگ واضح غیر مبہم تشخص اور تعریف کی جائے یہ مسئلہ پورے پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام، سربراہان اسلام اور دنیا کے تمام دینی اداروں اور افراد کے غور وفکر کا محتاج ہے اور عالمی سطح پر مسلمانوں کو اس شجرۂ خبیثہ کے بارے میں فوری اقدامات کرنے ہیں جسکی وجہ سے افریقہ کے دور دراز کے ریستانوں، عرب کے صحراؤں اور یورپ کے سبزہ زاروں میں مسلمان گو دگود کر آگ کی

بھٹی میں جا رہے ہیں۔ یا پھر تبلیغ اور دعوت اسلام کی سنہری اور پر فریب دام زریں میں آکر اسلام کے متلاشی ایک کفر سے نکل کر دوسرے کفر میں پھنس جاتے ہیں۔اس میں ہماری کوتاہ دستیوں اور بے ہمتیوں کا جتنا حصہ ہے وہ بھی ڈھکی چھپی بات نہیں۔لیکن بہرحال وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ وہ صرف پاکستان کی سطح پر بلکہ پورا عالم اسلام اپنے اپنے دائرہ میں اور اپنے دائرہ سے باہر یورپ اور غیر مسلم ممالک افریقہ وغیرہ میں قادیانیت کے تعاقب اور لوگوں کو اس کی حقیقت سے باخبر کرنے کی ذمہ داری سنبھالے۔ پھر پاکستان، جو ایک عظیم اسلامی ریاست ہونے کی وجہ سے غیر مسلم اقوام بشمول اسرائیل و یورپ کے عزائم خبیثہ کا خاص مرکز بنا ہوا ہے اور قادیانیت ہی ان اقوام کی آلہ کار بن رہی ہے۔

اس لئے لازمی ہے کہ اس کے خلاف نہایت موثر اقدام کرتے ہوئے قادیانیوں کو قطعی کا فر قرار دیکر اسے اقلیت قرار دے دیا جائے۔اس کی دعوتی اور تبلیغی اور در پردہ نیم فوجی قسم کی تنظیموں اور سیاسی قسم کے مشاغل پر پابندی لگا دی جائے۔ مرزائیوں کو تمام اہم مناصب بالخصوص فوج کی کلیدی آسامیوں سے الگ کر دیا جائے کہ نہ تو وہ جہاد کے اہل ہیں نہ اسے جائز سمجھتے ہیں نہ مسلمانوں کو مسلمان، اور نہ پاکستان کو ایک اسلامی ریاست۔ اس طرح بحیثیت ایک مسلمان مملکت کے ضروری ہے کہ عالم اسلام کے تمام ذمہ داروں اور سربراہوں کو قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ کر دیا جائے اور جہاں جہاں اس کے مشن کام کر رہے ہیں، اسکی تحقیق کی جائے۔ اسلامی ممالک کے سفراء کا بھی بحیثیت مسلمان فرض ہے کہ قادیانیت کے بارہ میں پوری معلومات سے اپنے اپنے ممالک کو آگاہ کر دیں۔

اس ضمن میں یہ بات نہایت ضروری ہے کہ پاکستان سے اسلامی ممالک لیبیاء، قطر وغیرہ کے لئے جن پاکستانیوں کی بھرتی کی جاتی ہے۔ان کے بارہ میں پوری تحقیق اور تسلی کرائی جائے کہ کیا مسلمان کے روپ میں کوئی غیر مسلم قادیانی تو ملازت کے سہارے جا کر ان ممالک کو قادیانی ریشہ دوانیوں کا مرکز نہیں بنائے گا۔ کیونکہ ایسے لوگوں کی اہم اور اولین ڈیوٹی یہی ہوتی ہے۔

پاکستان میں جو اسلامی ادارے ، انجمنیں اور ختم نبوت سے دلچسپی رکھنے والے ذمہ دار علماء حضرات ہیں، انہیں اس سلسلہ میں ان سفارتخانوں کو ضروری معلومات سے آگاہ کرنا چاہئے۔اسی طرح ان ممالک میں جانے والے جن حضرات کے مرزائی ہونے کا علم ہو جائے اس سے بھی اپنا فرض دنی ادا کرتے ہوئے حکومت پاکستان اور متعلقہ سفارتخانوں کو بروقت آگاہ کرنا چاہیے۔ الغرض ملک کی سلامیت کا نہایت اہم تقاضا ہے کہ مرزائیت کو اپنے غور وفکر اور جدوجہد کا نشانہ بنا دیا جائے اسی میں ملک وملت کی فلاح ہے،

اسی میں آقائے ختم المرسلینؐ کی خوشنودگی ہے اور یہی خداوند کریم کی رحمتوں کا ذریعہ ہے۔

اس ضمن میں حکومت صوبہ سرحد پر ایک خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو وزارت علیا کے منصب پر فائز کر کے ایک آزمائش میں ڈال دیا ہے اور وہ نہایت تدبر و تحمل، احساس ذمہ داری اور دیانتداری سے اس فریضہ کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔ اخلاقی اور سماجی اصلاحات ہورہی ہیں بتدریج و تیسیر حکمت اسلامی کے ساتھ معاشرہ کو اسلامی خطوط پر ڈالا جارہا ہے۔تو قادیانیت کی سرکوبی کے سلسلہ میں بھی جمعیۃ اور نیپ کی حکومت پورے پاکستان اور عالم اسلام کیلئے نمونہ ثابت ہوسکتی ہے۔ شراب ام الخبائث ہے مگر قادیانیت پوری ملت مسلمہ کیلئے اس سے ہزار درجہ اخبث الخبائث، وہ اعمال کی دشمن یہ عقائد کی موت، وہ جان لیوا تو یہ ایمان سوز، اس لئے شراب کی طرح اولین فرصت میں صوبہ سرحد کی حدود میں مرزائیوں کی سرگرمیوں پر قطعی پابندی لگا دینی چاہئے۔اسے ایک علیحدہ اقلیت قرار دیا جاسکتا ہے۔ ہماری صوبائی اسمبلیاں مرکز سے بھی اس سلسلہ میں قراردادوں کے ذریعہ مطالبہ کرسکتی ہیں۔ یہاں مرزائی لٹریچر کو ضبط کیا جاسکتا ہے۔

الغرض ہر لحاظ سے ان کے ساتھ کافر، مرتد یا کم ازکم اہل ذمہ جیسا سلوک کیا جانا چاہئے یہاں یہ اقدامات ہوں تو انشاء اللہ پورے پاکستان سے اسکی تائید میں آوازیں اٹھیں گی اور اردو کی حمایت اور شراب پر پابندی کی طرح اس کی پیروی سارے صوبوں میں کی جائے گی۔ خداوند کریم نے ایک موقعہ جمعیۃ العلماء اسلام کو عطا فرمایا ہے۔تو ایک جرأت مومنانہ کیساتھ آقائے دو جہان سرور کائنات ﷺ کی ناموس کے تحفظ کیلئے میدان میں اتر کر ہر ممکن اور حتی المقدور قدم اٹھانا چاہئے اس طرح حضور ﷺ کی خوشنودگی شامل حال ہوگی اور خدا کی رحمتیں بھی۔

نیپ کے اولوالعزم قائد خان عبدالولی خان اس سلسلہ میں نہایت اہم اور فیصلہ کن کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اگرانہوں نے ناموس ختم نبوت کا علم اٹھایا اور پاکستان کے وجود کو اس شجرۂ خبیثہ سے نجات دلانے کیلئے یہاں جمعیۃ العلماء اسلام کا ساتھ دیا تو پورا پاکستان انہیں سر آنکھوں پر بٹھائے گا اور انکی قیادت کو چار چاند لگ سکیں گے۔

ہمیں امید ہے کہ ہمارے قابل فخر رہنما حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اپنے دائرہ اختیار میں ان معروضات پر فوری غور فرمادیں گے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔